پروفیسر محمد مجیب

(1902 – 1985)

پروفیسر محمد مجیب لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے 1919 میں آکسفورڈ یونیورسٹی، لندن گئے۔ وہاں جدید تاریخ میں بی۔ اے (آنرز) کیا اور فرانسیسی زبان سیکھی۔ برلن جاکر انھوں نے جرمن اور روسی زبانیں سیکھیں۔ ہندوستان واپسی کے بعد جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی میں تدریسی اور انتظامی امور سے وابستہ ہوگئے۔ 1948 میں جامعہ کے وائس چانسلر بنائے گئے۔

پروفیسر محمد مجیب کا شمار اردو کے ممتاز نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ وہ مورّخ، ڈراما نگار اور مترجم بھی تھے۔ مجیب صاحب نے آٹھ ڈرامے لکھے جن کے عنوانات 'کھیتی'، 'انجام'، 'خانہ جنگی'، 'حبّہ خاتون'، 'ہیروئن کی تلاش'، 'دوسری شام'، 'آزمائش' اور 'آؤ ڈراما کریں' ہیں۔

پروفیسر محمد مجیب اپنی منصبی ذمے داریوں کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام مسلسل کرتے رہے۔ انھوں نے دوسو سے بھی زیادہ مضامین لکھے۔ اردو اور انگریزی میں ان کی تینتالیس (43) کتابیں شائع ہوئیں۔

پیش نظر سبق روسی کہانی سے محمد مجیب کا ترجمہ ہے۔

4922CH16

تنکا تھوڑی ہَوا سے اُڑ جاتا ہے

ایک عُقاب گھٹاؤں کو چیرتا ہوا ایک اُونچے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا اور چکّر پر چکّر لگا کر صدیوں پُرانے ساگوان کے ایک درخت پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے جو منظر دکھائی دے رہا تھا، اُس کی خوب صورتی میں وہ کھو سا گیا اور اُسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے دُنیا ایک سرے سے دوسرے سرے تک تصویر کی طرح سامنے رکھی ہوئی ہے۔ کہیں دریا میدانوں میں بَل کھاتے ہوئے بہہ رہے ہیں۔ کہیں جھیلیں آئینے کی مانند چمک رہی ہیں۔ کہیں پھولوں سے سجے پیڑ پودے جھوم رہے ہیں اور کہیں سمندر غصّے کے عالم میں اپنی پیشانی پر بل ڈالے ہوئے اپنے منہ سے جھاگ اُڑا رہا ہے۔

اے خدا! عُقاب نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا: میں کس طرح تیرا شکر ادا کروں؟ تو نے مجھے پرواز کی ایسی طاقت عطا کی ہے کہ دنیا میں کوئی بلندی نہیں جہاں میری رسائی نہ ہو سکے۔ میں فطرت کے حسین مناظر کا لطف ایسے مقام پر بیٹھ کر اُٹھا سکتا ہوں، جہاں کسی اور کا گذر ممکن نہیں۔ عُقاب اور کچھ کہنا چاہتا تھا کہ نزدیک ہی سے ایک مکڑی بول اٹھی: اے عقاب! تو آخر کیوں اپنے منہ مٹّھو بنتا ہے؟ کیا میں تجھ سے کچھ کم ہوں؟

اس آواز پر عُقاب چوکنّا ہوا اور ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں۔ دیکھتا کیا ہے کہ نزدیک ہی ایک مکڑی بیٹھی جالا تن رہی ہے۔

عقاب نے پوچھا: تو اس سر بہ فلک چوٹی پر کس طرح پہنچی؟ وہ پرندے جو اپنی بلند پروازی پر ناز کرتے ہیں، وہ بھی یہاں تک پہنچنے کا حوصلہ نہیں

رکھتے۔ تُو تو مکڑی ہے، پَر بھی نہیں تیرے، جو اُڑ سکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تو رینگتی رینگتی یہاں تک آ گئی؟

مکڑی نے جواب دیا: نہیں، میں رینگتی رینگتی یہاں نہیں پہنچی۔

عُقاب: پھر تُو یہاں کیسے آ گئی؟

مکڑی: جب تو اُڑنے لگا، میں تیری دُم سے چِپک گئی۔ اِس طرح تو نے خود مجھے یہاں تک پہنچا دیا لیکن اب میں تیری مدد کے بغیر یہاں تیرے برابر ٹھہر سکتی ہوں۔ تو اکیلا ہی یہاں سر بلند نہیں، میں بھی تیرے ساتھ ہوں۔

اتنے میں ایک طرف سے تیز و تند ہوا کا جھونکا آیا اور مکڑی پہاڑ کی چوٹی سے زمین پر آ رہی۔ عُقاب اپنی جگہ بیٹھا رہا۔

دُنیا میں ایسے آدمی بھی ہیں جو مکڑی کی خَصلت کے ہوتے ہیں۔ اور اپنے کسی ہنر یا اپنی کسی قابلیت کے بغیر کسی بڑی شخصیت سے چمٹ کر سماج میں اپنا مقام پیدا کر لیتے اور سینہ پُھلا کر ایسا چلتے ہیں گویا اُنھوں نے اپنے ذاتی جوہر کی وجہ سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ غرور ان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ جس طرح مکڑی ہوا کے ایک جھونکے کی تاب نہ لا سکی، وہ بھی دنیا کی آزمائشوں کے مقابلے میں اپنا مقام کھو سکتے ہیں۔

(روسی کہانی سے ترجمہ)

محمد مجیب

مشق

- **معنی یاد کیجیے:**

عُقاب	:	ایک طاقت ور اور بلند پرواز شکاری پرندہ
پرواز	:	اڑان
رسائی	:	پہنچ

سر بہ فلک	:	بہت اونچا
خصلت	:	عادت
جوہر	:	خوبی، کمال

غور کیجیے:

☆ غرور کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ غرور کرنے والے کو ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

1۔ ساگوان کے درخت پر بیٹھ کر عُقاب نے کیا سوچا؟
2۔ عُقاب نے آسمان کی طرف دیکھ کر خدا سے کیا کہا؟
3۔ مکڑی پہاڑ کی بلندی تک کس طرح پہنچی؟
4۔ مکڑی کا انجام کیا ہوا؟
5۔ اس کہانی سے آپ کو کیا سبق ملتا ہے؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے:

سر بہ فلک آسمان جھونکا ساگوان غرور

1۔ صدیوں پرانے .... کے ایک درخت پر بیٹھ گیا۔
2۔ عقاب نے .... کی طرف دیکھ کر کہا۔
3۔ تو اس .... چوٹی پر کس طرح پہنچی۔
4۔ اتنے میں ایک طرف سے تیز و تند ہوا کا .... آیا۔
5۔ .... ان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

- **نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:**

خوب‌صورت پرانا طاقت نزدیک بلندی

- **نیچے لکھے ہوئے محاوروں کے معنی لکھیے:**

1۔ اپنے مُنہ میاں مٹھّو بننا۔
2۔ عقل پر پردہ ڈالنا۔
3۔ تاب نہ لانا۔
4۔ سینہ پھُلانا۔

- **عملی کام:**

☆ اس سبق کے آخری پیراگراف کا مفہوم اپنے لفظوں میں لکھیے۔